علاماتِ ظہورِ مہدیؑ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ

امروہی صاحب (قادیانی) اپنے اس قول (وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتم النبیین لا نبی بعده') میں تب ہی صادق سمجھے جاویں گے جب کہ قادیانی صاحب کو نبوت کے دعوے میں کاذب سمجھیں اور مشاہرہ معینہ کے لالچ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کو مطلق رازق جانیں۔ ناظرین کو معلوم ہو کہ قادیانی صاحب نے اپنے مسیح موعود ہونے پر اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استدلال کیا ہے جس میں خسوف اور کسوف رمضان مبارک میں جمع ہونا نزول مسیح کی علامت فرمائی گئی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ میرے دعویٰ کے ثبوت میں یہ دونوں باتیں جمع ہو گئیں۔ دیکھو مکتوب عربی صفحہ ۱۷۷ ایسا ہی اس نبی کے مومن امروہی صاحب اپنی کتاب شمس بازغہ صفحہ ۳ سطر ۲۰ پر فرماتے ہیں۔

قولہٗ

مثلاً اجتماع سورج گرہن و چاند گرہن کا ماہِ مبارک رمضان شریف میں جو نشان صدق مہدی علیہ السلام کا کتب احادیث میں مندرج تھا جب کہ 1211ھ میں واقع ہوا تو تمام دنیا میں پیشتر وقوع ہی سے اس کا شہرہ ہو گیا تھا۔ ہیئت دانوں اور منجموں نے پیشتر وقوع سے ہی اس کو شائع کر دیا تھا اور بعد از وقوع تو کوئی بستی بھی نہ رہی ہو گی جس میں اس کا چرچا واقع نہ ہوا ہو۔ اب کس کی مجال ہے کہ اس کو مخفی کرے۔

اقول

دارقطنی میں محمد بن علی سے مروی ہے کہ مہدی موعود کے ظہور کے لیے دو ایسی

علامتیں ہیں جو ابتداء پیدائش آسمان وزمین سے کبھی واقعہ نہیں ہوئیں اور وہ یہ ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں کسوفِ آفتاب ہوگا۔ ان للمهدی آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر فی اول لیلة من رمضان و تنکسف الشمس فی نصف منه. الفاظ ''فی اول لیلة من رمضان'' کا ترجمہ لڑکے بھی جانتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات یعنی پہلی رات رمضان میں خسوف ہوگا اور رمضان کے پندرھویں دن کو کسوف۔ انقلاب زمانہ کی وجہ سے چونکہ ہلال کو بھی قمر کی طرح خسوف عارض ہوگا۔ تو گویا ہلال قمر ہوا۔ لہٰذا اس حدیث میں قمر کا اطلاق بھی پہلی رات کے چاند پر کیا گیا۔ چنانچہ تغیر زمانہ کی وجہ سے قریب قیامت کے ایک دن والے کو بوڑھا کہا جائے گا۔ سو یہ آج تک واقع نہیں ہوا اور نیز یہ نزول مسیح کی علامت نہیں بلکہ یہ ظہور مہدی کی علامت ہے کہ برخلاف عادتِ زمان اور برخلاف حساب منجمان رمضان کی پہلی تاریخ خسوف ہوگا اور اسی کی پندرھویں کو کسوف ہوگا اور جیسا کہ یہ علامت ظہور مہدی کی وقوع میں نہیں آئی۔ ایسا ہی مندرجہ ذیل باقی علامات بھی آج تک ظاہر نہیں ہوئیں۔

1- قریب ظہور مہدیؑ کے دریائے فرات کھل جائے گا اور اس میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

2- آسمان سے ندا ہوگی الا ان الحق فی ال محمد اے لوگو حق آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے۔

شناخت مہدیؑ کی علامات

1- ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتہ، تیغ اور علَم ہوں گے۔ یہ نشان بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہ نکلے ہوں گے۔ ان پر لکھا ہوا ہوگا۔ البیعة للّٰه بیعت اللہ کے واسطے ہے۔

2- امام مہدیؑ کے سر پر ایک بادل سایہ کرے گا۔ اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔ هذا المهدی خلیفة اللّٰه فاتبعوه. یہ مہدی خلیفہ خدا کا ہے۔ اس کا اتباع کرو۔

3- وہ ایک سوکھی شاخ خشک زمین میں لگائیں گے جو اسی وقت ہری ہو جائے گی اور

اس میں برگ و بار آئے گا۔

4- وہ کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم کر دیں گے۔

5- دریا ان کے لیے یوں پھٹ جائے گا جیسا کہ بنی اسرائیل کے لیے پھٹ گیا تھا۔

6- ان کے پاس تابوت سکینہ ہو گا۔ جسے دیکھ کر یہود ایمان لائیں گے۔ مگر چند۔

7- امام مہدیؑ اہل بیت نبویؐ سے ہوں گے۔ **عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا ولا تنقضے حتی یملک رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی.** (ابو داؤد' ترمذی) دنیا ختم نہ ہوگی جب تک میری اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام پر محمد ــــــ ہو گا۔ دنیا کا مالک نہ ہو جائے۔ ابو داؤد کی دوسری روایت میں ہے یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا۔ یعنی **محمد بن عبداللّٰہ المھدی**[1] **من عترتی من ولد فاطمۃؓ**. ابو داؤد۔ حاکم۔ ابن ماجہ۔ عن ام سلمہ۔ مہدیؑ میرے کنبہ میں سے فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے۔

8- ان کا مولد مدینہ طیبہ ہے۔ رواہ ابو نعیم عن علی کرم اللہ وجہہ۔

9- مہاجر یعنی جگہ ہجرت ان کی بیعت المقدس ہو گی۔

10- حلیہ ان کا یہ ہے۔ گندم رنگ' کم گوشت' میانہ قد' کشادہ پیشانی' بلند بینی' کمان ابرو' دونوں ابرو میں فرق' بزرگ اور سیاہ چشم' سرگیں آنکھ' دانت روشن اور جدا جدا' دہنے رخسار پر تل سیاہ' چہرہ نورانی ایسا روشن جیسا کَوکَبُ دُرِّیٌّ ریش پر انبوہ' کشادہ ران' عربی رنگ' اسرائیلی بدن' زبان میں لکنت' جب بات کرنے میں دیر ہو گی تو ران چپ پر ہاتھ ماریں گے' کف دست میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانی ہو گی۔

---

[1] قادیانی صاحب اشتہار مذکور میں لکھتے ہیں کہ مہدی موعود کے فاطمی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اجی حضرت ضرورت تو اس لیے ہوئی کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے۔ آپ فرمایئے کہ مغل بچہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر فرماتے ہیں مہدی موعود بجائے نواسہ ہونے کے آپ کا بیٹا ہونا چاہیے تھا۔ کیوں حضرت! کوئی چار کو نسلی مضمون تو نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا بذریعہ وحی معلوم ہوا۔ اسی طرح بیان فرمایا۔ آپ فرمایئے کہ فاطمی ہونے کی منافات کیا ہے۔ مہدویت' بلکہ تبلیغ و احیاء دین کا زیادہ مستحق اور وارث فاطمی ہی ہے۔ ۱۲ منہ

یہ سب احادیث مولفات نواب محمد صدیق حسن سے لی گئی ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ پیشین گوئی اور ایسی ہی مسیح والی اور ایسی ہی دجال شخصی کی' ان سب میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفصل طور پر حلیہ کا بیان فرمایا۔ جس میں کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو' گویا یہ پیش گوئی در پیش گوئی ہے۔ یعنی غلام احمد قادیانی یا امثال اس کے مسیح موعود ہونے یا مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کریں گے اور بالخصوص غلام احمد قادیانی دجال شخصی کا منکر ہوگا۔ گویا آپؐ نے پہلے ہی مفصل حلیہ بیان فرما کر ان کی تکذیب پر علامات سمجھا دیئے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر ان خلل اندازوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم اور اندیشہ نہ ہوتا تو بیان میں اتنے اہتمام کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ضرورت کی وجہ تو یہی ہے کہ یہ مدعیان اور ان کے مویدان جیسے امروہی صاحب ؎

بدوز وطمع دیدۂ ہوش مند

یا یوں کہو ؎

ازاں بہ کہ جاہل بود غم گسار

کے مصداق اور ان جیسے دوسرے حضرات جو حق بین والی آنکھ سے اور صراط مستقیم پر چلنے والے قدم سے محروم ہیں اور عزت اسلام سے سر برہنہ۔ بیت

گنجان ولنگران وکوران وشل

ہر آنجا کہ باشند در آں جاخلل

امت مرحومہ کو دھوکا نہ دے سکیں۔ فسبحان من جعلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ رَّحِيمٌ. آپ نے کمال خیر خواہی سے یہ بیان تفصیلی فرمایا۔